ڈاکٹر نجم الاسلام :

موضحِ قرآن کی دو روایتیں

(لسانی مطالعہ)

رسالۂ تحقیق کے سابقہ شمارۂ خاص میں " دو موضحِ قرآن " کے عنوان سے راقم کا ایک مضمون شائع ہو چکا ہے، جس میں تحقیقِ منسوبات کے موضوع کی مناسبت سے، ثابت کیا گیا ہے کہ موضحِ قرآن از شاہ عبدالقادر دہلوی کے دو مختلف متن دستیاب ہیں اور وہ ایک ہی نام سے چھپتے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک اصیل ہے، دوسرا مجعول۔ اب، مزید فرق و امتیاز کے لیے اِن دو مختلف روایتوں کا ایک لسانی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے، اور ان کے نثری مختصات کی نشان دہی کی جاتی ہے۔

موضحِ قرآن (تاج کمپنی ایڈیشن) کا نثری تجزیہ

نوٹ :- ذیل میں سورہ کے نام کے ساتھ آیت کا نمبر شمار بطورِ حوالہ لکھا گیا ہے)

۱۔ صیغۂ جمع بطورِ واحد : اشراف (البقرہ ۱۷۸ ف)

۲۔ " کر کر " کا بکثرت استعمال : " موقوف کر کر " صلح کر کر " (البقرہ ۱۷۸ ف " رفیق کر کر " (البقرہ ۱۸۸ ف) جماعت کر کر (البقرہ ۱۸۵ ف) " راضی کر کر " (البقرہ ۲۲۹ ف) وغیرہ

نوٹ :- علیٰ ہذا یوں بھی آتا ہے " لڑائی میں اپنا بچاؤ کرنا زرہ کر، یا سپر کر، یا تدبیر کر، یا ہنر کر، منع نہیں " (النسا ۱، ف)

۳۔ منفی مرکبات

" بِن ہاتھ لگائے (البقرہ ۲۳۷، ف) " ناچاری (البقرہ ۲۳۹ ف)
بِن پڑھے (البقرہ ۷۸) ناچار (البقرہ ۱۰ف) "بے پروا (البقرہ ۲۶۷ف)
" اَن پڑھ (آل عمران ۲ ف) " بغیر پڑھے " (آل عمران ۴۹ ف)
" بے موسم میوہ" (آل عمران ۳۰، ف) " ناقبول"(المائدہ ۴۲ ف)
" بِن دیکھے ۔ (المائدہ ۹۴) " بن سمجھے (الانعام ۱۰۱) بِن سمجھ (الانعام ۱۰۹)
نڈر (الاعراف ۹۹)۔ انجان" (یونس ۸۹) "بے حواس" (یوسف ۳۰ ف)
" بِن ملی " (الرعد ۴) " بِن خبر " (الحج ۳) بِن نقشہ بنی ۔ (الحج ۵)

"بِن سوجھ" بِن کتاب" (الحج ۹) ان دیوا (نہ دینے والا۔ المعاد)

۴۔ کلمہ "ھی" کے بجائے "ھیں"

"انھیں" (انھیں کو آیا نقصان" البقرہ ۲۷

"مگر انھیں پر جن کے دل پگھلے ہیں" البقرہ ۴۵

"انھیں پر شاباش ہیں" البقرہ ۱۵۷

۵۔ "جن" بجائے "جنھوں"

مثال: "جن نے نماز نہیں وہ نماز کریں" (النسا ۱۰۲)

۶۔ حذف "کے"

"ان پاس" (البقرہ ۷۸) "ان کی خوشی موافق" (البقرہ ۹۷، ف)

نبی پاس" (البقرہ ۱۰۸ ف) "تم پاس" (البقرہ ۸۵۔۸۷)

"جس پاس علم نہیں" (البقرہ ۱۱۳) جن پاس (البقرہ ۱۲۳)

"ہم پاس" (المایدہ ۸۴) کتاب والوں پاس (البقرہ ۱۴۵)

"مسجد الحرام پاس" (البقرہ ۱۹۶) اسی پاس (البقرہ ۲۰۳)

"تل برابر" (النسا ۵۳) "اس بغیر" (المایدہ ۴ ف)

۷۔ حذف "جو"

"حق ھو سو کہو" (النسا ۱۵۸ ف)

۸۔ فعل مطابقِ فاعلِ اول

مثال: اس کے بعد رُعب اور دہشت دفع ہو گیا" (آل عمران)

۹۔ فاعلِ واحد کے ساتھ فعلِ جمع

مثال:۔ "قوم نے سنا تو نامردی کرنے لگے۔" (المایدہ ۲۱ ف)

۱۰۔ افعال جمع بہ اضافہ "اں" در آخر

"قید آتیاں نہ مستی نکالتیاں اور نہ یار کرتیاں چھپ کر" (النساء ۲۵) "خبرداری کرتیاں ہیں پیٹھ پیچھے" (النسا ۳۴) "کہنے لگیاں" (یوسف ۳۱) "مجھ کو بلاتیاں" (القصص ۲۴ ف) مجھ بلاتیاں ہیں (یوسف ۳۳) بولیاں ہم نہیں پلاتے پانی (القصص ۲۳) پانی پلاتیاں (القصص ۲۴ ف) "غلبہ کی نشانیاں روشن ہوتی جاتیاں ہیں" (الروم ۴۰ ف) "اگر تم چاہتیاں" (الاحزاب ۲۸)

"آئیاں" ۔ (الاحزاب ۵۰ ف)
"رکھتیاں" (الصافات ۴۸ ف)
"چڑھائی کرو گیاں" (الحریم ۴) "پھرتیاں ہیں" (الذّاریات ۴ ف)

۱۱۔ تقدیم و تاخیرِ الفاظ

(الف) شاہ عبدالقادر کے سیری فواید شاہ صاحب کی آزاد نثر کا نمونہ ہیں مگر اس میں بھی جملے تقدیم و تاخیرِ الفاظ سے خالی نہیں ہیں۔

مثلاً "حکم کیا جہاد کا" (البقرہ ۱۰ ف) "تب وہ ایک جواب دے گا نا امیدی کا، فیصل کر چکے یعنی مار ڈال چکے عذاب کر کر" (الزّخرف ۷۷ ف) "پھر سخت ہو گیا اس کا دل" (النّجم ۳۴ ف) "اور تم کو حاجت نہیں کہ کوئی امّت بتاوے مگر تمھارا نبی" (البقرہ ۱۴۳ ف)

(ب) تقدیم و تاخیرِ الفاظ بقرینہ

"کتاب کا علم چھوڑ دیا اور لگے تلاش میں اعمال سحر کے" (البقرہ ۱۰۳ ف)
"شبہے لگے ڈالنے" (البقرہ ۱۰۳ ف)
"فجر کو لگیں جی کی بات پر پچتانے" (المایدہ ۵۲)

۱۲۔ لغات مستعملہ قدیم

چھپٹیاں (ایندھن البقرہ ۲۴ آل عمران ۱۰)
ستھری ("عورتیں ستھری" البقرہ ۲۵ "کھاو ستھری چیزیں البقرہ ۵۷) بکثرت یہ لفظ مفرد آیا ہے
سو (البقرہ ۲۶ بکثرت آیا ہے)
بہتیرے (البقرہ ۲۶)
ڈبانا (ڈبایا فرعون کے لوگوں کو) (البقرہ ۵۰)
چکوتی (فرقان کا ترجمہ "دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور چکوتی" البقرہ ۵۳ نیز در ترجمہ آیت ۱۴۱ البقرہ آیت ۵۸، النّساء وغیرہ)
ڈھڈا "ڈھڈا اس رنگ کا، خوشی آتی ہے دیکھنے والوں کو" (البقرہ ۶۹)
باھنا ("گائے محنت والی نہیں کہ باہتی ہو زمین کو" البقرہ ۷۱)
اِتّے "(ہم سے اِتّے حکم نہوں گے" البقرہ ۶۳ ف)

اِتاّ (" اور کچھ اس کو سرکار نہ دے گا " عذاب سے اِتا جی نا " البقرہ ۶۹)

کِتےّ (بمعنی کتنے " کِتےّ رسول جن کا احوال نہیں سنایا " النساء ۱۶۴)

چُھڑوائی (" کسی کی قید میں پڑے تو ان کی چُھڑوائی دیتے ہو " البقرہ ۸۵)

رچنا (رچ رہا ان کے دلوں میں وہ بچھڑا " البقرہ ۹۳)

پوچھ (بجائے پُرسش یا پوچھ گچھ " تم سے پوچھ نہیں ان کے کام کی " البقرہ ۱۳۴)

نِرے (مُخلصوں کا ترجمہ البقرہ ۱۳۹)

کاہے (کلمۂ استفہام " کاہے پر پھر گئے ، مسلمان اپنے قبلہ سے " البقرہ ۱۴۲)

پیچھے (بجائے بعد " مر گئے پیچھے " ترجمہ بعد موتھا کا البقرہ ۱۶۴ ۔

ایمان لائے پیچھے " آل عمران ۱۰۰)

باد (۔ پھیرنا باؤں کا " البقرہ ۱۶۴ نیز یونس ۲۲ وغیرہ)

مُقابل (۔ " سامنے " یہ ان کے مُقابل فرمایا البقرہ ۱۳۸ ف)

مگر (" بمعنی سوائے " " تم کو حاجت نہیں کہ کوئی امت بتا دے مگر تمہارا نبی

" البقرہ ۳)

اِشارت (" یہاں سے اشارت ہے کہ جہاد میں محنت اٹھاؤ " البقرہ ۱۵۳ ف)

مواشی (البقرہ ۱۶۸ آل عمران ۱۴)

سہار (" سو کیا سہار ہے ان کو آگ کی " البقرہ ۱۷۵)

ناتا (البقرہ ۱۷۷ ۔ ۱۸۱ وغیرہ)

جھگڑالو (البقرہ ۲۰۴)

رِجھانا (البقرہ ۲۱۲ آل عمران ۱۴)

جھڑ جھڑانا (" زلزلوا ۔ جھڑ جھڑائے گئے البقرہ ۲۱۴)

بچلانا (" والفتنہ ۔ دین سے بچلانا " البقرہ ۲۱۷) بچلنا (البقرہ ۲۱۳ ف)

جوکس (البقرہ ۲۲۱)

ھتھ کنڈا (البقرہ ۲۲۴)

سنوار (البقرہ ۲۲۴)

تقیدّ (" رسولِ خدا نے تقیدّ کیا تراویح کا " البقرہ ۱۸۵ ف) " اس کا تقیدّ زیادہ کیا ہے " عصر کا تقیدّ زیادہ ہے " (البقرہ ۲۳۸ ف) " اس نے تقیدّ کیا کہ جو

شخص جوان اور بے فکر ہو دہی نکلے " اس نے تقید کیا کہ ایک چلو سے زیادہ جو کوئی پیوے وہ میرے ساتھ نہ آوے "(البقرہ ۲۴۶ ف) " اور ہم نے تقید کر دیا تھا آدم کو اس سے پہلے، پھر بھول گیا"(طہ ۱۵) " ایک بار حضرت نے تقید کیا خیرات پر "(التوبہ ۹، ف) " جب خیرات کا تقید ہوا تو قرض دینا اولیٰ ہے قرض پر سود کاہے کو لیا چاہیے"(البقرہ ۲۱،۴ ف)" اس آیت میں دو چیزوں کا تقید فرمایا " اور تقید فرمایا "(البقرہ ۲۸۲ ف وغیرہ وغیرہ)

دُونا (" اس کو دُونا کرے کتے برابر "(البقرہ ۲۴۵)

خوشبوئی (بقر،۱۹ ف)

ساکا (" بازار لگاتے اور اپنے باپ دادوں کے ساکے یاد کرتے " البقرہ ۲۰۳ ف)

جدی ("اس واسطے نہیں کہ ہر فرقے کو جدی راہ فرمائی البقرہ ۲۱۳ ف)

ڈھب (آل عمران ۷)

روپا (چاندی آل عمران ۱۴)

چنگا (مفرد "چنگا کرتا ہوں جو اندھا پیدا ہو" آل عمران ۴۹ نیز یونس ۵۰)

رکھیاو (" رکھ آو " اور بتا دیتا ہوں تم کو جو کھا کر آو اور رکھیاو اپنے گھر میں آل عمران ۴۹)

پچھاڑی (آل عمران ۱۵۳)

ڈگانا (" ڈگاریا شیطان نے " آل عمران ۱۵۵)

مشورت (آل عمران ۴، ف ۱۲۲ ف " ۱۵۹ ف)

بیچ (" جہاں مسلمانوں کی بیچ دیکھی اور کفر کی باتیں کرنے لگا " آل عمران ۱۶۴ ف)

درماہہ (النّساء ۶ ف)

توقعیں (صیغہ جمع " ان کو توقعیں دوں گا " النّساء ۱۱۹ " توقعیں بتاتا ہے " النّساء ۱۲۰)

اَدھر (" ادھر میں لٹکتی" النّساء ۱۲۹)

پیٹھنا (لگ جانا " حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ " جب تک وہ پیٹھیں اور بات میں اس کے سوا ۔ النّساء)

پیٹھ جانا ("پیٹھوں کئی دروازوں سے" یوسف ۶۷)
جِیوں (بمعنی زندوں " اور جیوں کے سامنے دھری ہے حرص " النسآء ۱۲۸ ف)
تحقیق (=بے شک " لیکن تحقیق نہیں سمجھتے " النسآء ۱۵۸ ف)
چھڑوائی (" چھڑوائی میں دیں " مائدہ ۳۶)
نوے (= جھکنے والے " وھم راکعون = اور نوے ہیں مائدہ ۵۵ نیز الشوریٰ ۴۵)
بیر (المایدہ ۵۹)
پوٹ (" پوٹ باندہ کر لیے پھرا " المائدہ ۲۹ ف)
واِلاّ (" اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق ایسی بات فرماتے ہیں (ا)
تا ان کی امّت ان کو بندگی حد سے زیادہ نہ چڑھادیں واِلاّ نبی اس
لایق کا ہے کو ہیں " المائدہ ۱۷ ف)
نیلہ گاو (المائدہ ۱ ف)
ہتایت (المائدہ ۳)
سنگت ، سنگتیں (=گروہ الانعام ۶ یونس ۱۳)
بک بک (الانعام ۹۲)
کھدیڑا (" نکل یہاں سے مردود کھدیڑا " الاعراف ۱۸)
ڈُھلانا (" مایل کرنا" پھر ڈُھلایا ان کو غریب سے " الاعراف ۲۲)
پچنا (الاعراف ۹۵)
سانگ (" ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کو کہ ڈال اپنا عصا تبھی وہ لگا نگلنے جو
سانگ وہ بناتے تھے" الاعراف ۱۱۷)
سچ (سچ سچ پکڑیں گے " الاعراف ۱۸۲ بکثرت آیا ہے۔)
کھپانا (= ہلاک کرنا ، پھر کھپا دیا ہم نے ان کو " الانفال ۵۴ ، نیز یونس ۱۳
وغیرہ بکثرت آیا ہے۔)
بیس (التوبہ ۳۰ ف)
چھٹا (=کھلا " چھٹا گنتے ہیں اس کو ایک برس " التوبہ ۳۷)
ڈھینا (" ڈھے جاتے ہو زمین پر " التوبہ ۳۸ ، نیز ۱۰۹ وغیرہ)
چیتنا (=سوچنا " ہم تربصون = تم کیا چیتے گے ، التوبہ ۵۲)

تھانگ (گھات کی جگہ ۔ التوبہ ۱۰۷)

انگلے (یونس ۲۲ ۔ ۲۴)

جتّا (= جتنا یونس ۵۴) ۔سکنا (= فعل

سُننا (= سماعت ۔ نہ رکھتے تھے سُننا ۔ ہود ۲۰) یا تو نہ سکے گا میرے ساتھ

ٹھہرنا الکہف ۶۷)

پاولیاں (دراہم معدودہ = گنتی کی پاولیاں یوسف ۲)

پنہارا (یوسف ۱۹)

نیگ (= اجر " اور ضایع نہیں کرتے ہم نیگ بھلائی والوں کا یوسف ۵۶

" اور نیگ آخرت کا بہتر ہے " یوسف ۵۷ اچھا نیگ الکہف ۳۰)

ہویائی (" ہویائی ہے رسم پہلوں کی " مراد یہ کہ ہوتی آئی ہے رسم

پہلوں کی " الحجر ۱۳)

گارا (الحجر ۲۶ " ۲۸ " ۳۲۴)

کھنکھناتا (الحجر ۲۶ ۔ ۳۳)

کھنگر (الحجر ۲۷)

چنائی (عمارت النّحل ۲۶)

ھرُدنگا (سرکش ۔ طاغوت النّحل ۳۶)

بیورا (= کھول سنانے والی النّحل ۸۹)

جڑاول (النّحل ۹۲ ف)

نبڑنا (النّحل ۹۶)

کہوانا (بجائے کہلوانا " کفر کا لفظ کہوا دے " النّحل ۱۰۶ ف)

پرلی (پرلی مسجد " بنی اسرائیل ۱)

تاولا (جلد باز بنی اسرائیل ۱۱)

اولاھنا (بنی اسرائیل ۲۲ ۔ ۳۹)

دھکیلا (بنی اسرائیل ۳۹)

اٹکلنا (اٹکلو گے ۔ گمان کرو گے بنی اسرائیل ۵۲)

چنپو (چپو " دریا میں اپنا زور نہیں چلتا بلّی یا چنپو کر گمر باد ۔ سو اسی

کے اختیار میں ہے " بنی اسرائیل ۶۶)

ڈول (" ہر کوئی کام کرتا ہے اپنے ڈول پر" بنی اسرائیل ۸۴)

بانچھ (" آپس میں بانچھ ڈال کر کچھ مال جمع کریں " الکہف ۹۴ ف)

دھابا (اوٹ " بنا دوں تمھارے اور ان کے بیچ ایک دھابا " الکہف ۹۵)

اکارت (الکہف ۱۰۳)

ڈھیک (" ڈھیک نکلی سر بڑھاپے کی " یعنی بال سفید ہوئے" مریم ۴)

وَرے (" ان سے وَرے " مریم ۱۷)

جٹھ (= جڑ" مریم [illegible])

ٹھاکر (کیا تو پھرا ہوا ہے ٹھاکروں سے " یعنی خداوں سے" مریم ۴۶)

نیز الانبیا ۳۶ " ۵۹)

چٹّا (سفید " نکلے چٹّا ہو کر" طٰہٰ ۲۲)

لڑکاپن (طٰہٰ ۲۸ ف)

بھبکنا (طٰہٰ ۴۵)

سٹکنا (۔ پھر تب وہ سٹک جاتا ہے " الانبیاء ۱۸)

پہناوا (الانبیاء ۸۰)

اُچان (اونچی جگہ" الانبیاء ۹۶)

برتونا (الانبیاء ۱۱۱)

گچ گیری (" محل گچ گیری کے = الحج ۴۵)

ریجھنا (المومنون ۵۳)

قمچی (" مارو ان کو اتنی چوٹ قمچی کی " النّور ۴)

گھیرے (النّور ۳۱)

چھوکریاں (النّور ۳۳)

سانچ (المومنون ۶۹ ف)

جُدے (" جدے گھر والے " النّور ۵۹ ف)

لنبا (الفرقان ۶۴ ف)

بھیٹنا (لڑائی" جہاد" الشّعرا ۱۱)

گابھا (" اور کھجوریں ہیں جن کا گابھا ملائم ۔ الشعراء ۱۴۸)
جھوٹھ (الشعراء ، ۲۲۲ ف)
سنک (" اول سنک سی بن گئی تھی تپلی " النمل ۱۰ ف)
راکس (عفریت ، راکشش ؛ النمل ۳۹)
نرسنگا (النمل ۸۷)
تھان (جگہ العنکبوت ۱۷)
اُٹھان (العنکبوت ۲۰)
رُلنا (" رُل گئے زمین پر ، السجدہ ۱۰ نیز البلد ۱۶)
ڈگرنا (" ڈگراتی ہیں آنکھیں ان کی جیسے کسی پر آدے بے ہوشی موت
کی " الاحزاب ۱۹)
نیاو (سبا ۲۶)
اُللنا (" سر اُلل رہے ہیں " یس ۶۹ نیز ۸۷)
سجھوتی (" یہ نری سجھوتی ہے " یس ۶۹)
سینڈ (زقوم " درخت سینڈ کا " الصافات ۶۲)
پٹپڑ (" پٹپڑ میدان " یعنی بے آب و گیاہ میدان " الصافات ۴۵)
ڈھیٹھ (ص ۲۸ نیز نوح ۲۷ ترجمہ فاجرہ کا)
تحفہ (بمعنی عمدہ " بچے ہوئے تحفہ " ص ۳۳ ف)
خفہ (بجائے خفا متعدد جگہ یونہی آیا ہے ، ازاں جملہ ص ۳۴ ف)
فکر (مذکر " اپنا فکر کرو " المؤمن ۲۸ ف)
ٹھری (باو ٹھری زور کی ؛ حم السجدہ ۱۶)
جھوبجھل (الزخرف ۵۵)
تھل (" ریت کے تھل " الاحقاف ۲۱ ف)
ڈھور (محمدؐ ۱۲)
چاون (" چلتے ہیں اپنے چاون پر " محمدؐ ۱۴ نیز ۱۶)
لڑویے (لڑنے والے " بڑے سخت لڑوَیے " الفتح ۱۶ " بڑے بڑے لڑویے حق
تعالی فرماتا ہے فارس کے لوگوں کو الفتح ۱۶ ف)

گہکنا (" خطاب کرو ادب سے گہک کر نہ بولو " الحجرات ۲ ف)

گوت (ذاتیں اور گوتیں " الحجرات ۱۳)

رچ (" کھاؤ اور پیو رچ کے " الطّور ۱۹)

ایکوں (واقبل بعضہم علی بعض = اور منہ کیا ایکوں نے دوسروں کی طرف " النّور ۶۵)

داروغے (الطّور ۳۷)

چٹی (سو ان پر چٹی کا بوجھ ہے " الطّور ۴۰ نیز القلم ۴۶)

کڑاکا (الطّور ۴۵)

تلچھٹ (الرّحمان ۳۷)

بھونڈا (النّجم ۲۳) بیاج (الحدید)

چاو (النّجم ۲۲)

ڈیگ (" اور بنایا جان آگ کی ڈیگ سے الرّحمٰن ۱۶)

تھیاں (اباریق ، الواقعہ ۱۸)

جونسا (اور میوہ جونسا چن لیویں ، الواقعہ ۲۰)

سینتنا (الحاقّہ ۱۲ ، ۱۸)

بکسنا (الحاقّہ ۱۶)

کتھرے (اور کتھرے کو چھوڑے المدّثّر ۵)

کھوکھرا (" پھر جب لڑکھڑائے وہ کھوکھرا ف یعنی پھونکے صور " المدّثّر ۸)

اکا (وحید ، المدّثّر ۱۱)

ڈھٹائی (فجور ، القیامہ ۵)

چوندھ (القیامہ ۷)

تیور (" فاذا برق البصر۔ پھر جب چوندھ لانے لگے تیور " القیامہ ۷) " ابصار ھا خاشعہ ۔ ان کے تیور نوے ہیں " النّازعات ۹)

ملونی (کان مزاجھا کافورا ۔ جس کی ملونی ہے کافور الدّھر ۱۷)

لچھا (الدّھر ۲) گچھا (الدّھر ۱۴)

جٹ (" فتأتون افواجا = پھر چلے آو جٹ جٹ النّبا ۱۸)

ھانسی (القیامہ ۲۶)
کھو کھری (ھڈیاں کھو کھری
رول ("جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑے" التکویر ۵)
ڈھوکنا (=رغبت کرنا۔ار اس پر آئے ڈھوکیں ڈھوکنے والے "
المطففین ۶)
کھنڈ ("اور جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشا کھنڈ جاویں اس کی طرف" الجمعہ ۱۱ اور
"مخل کے نہالچے کھنڈ رہے" الغاشیہ ۱۶)
کھنڈانا ("کھنڈایا تم کو زمین میں" الملک ۲۴)
ھمکنا ("سو نہ ھمک سکا گھاٹی پر" البلد ۱۱)
موندنا ("انہی کو آگ میں موندا ہے" البلد ۲)
خرچنا ("نام کے جایوں میں مال خرچنے کو بڑائی گنتا ہے" البلد ، ف)
کڑکانا ("کڑکائی پیٹھ تیری" الانشراح ۳)
پھٹکی ("بنایا آدمی لہو کی پھٹکی سے" العلق ۲)
سہار (ترجمہ صبر کا العصر ۳)
دھاڑی ("قریش پر حرم کے ادب سے حوپر دھاڑیں کوئی نہ آتا "
القریش ۴ ف)
نرا دھار (بمعنی بے نیاز ترجمہ صمد کا" "اللہ نرا دھار ہے" الاخلاص ۲)
ھونسنا ("حسد کرنا۔ الفلق ۵)
شنکارنا (=وسوسہ پیدا کرنا۔ النّاس ۴)

۱۴۔ مرکبات محاورات مستعملہ قدیم

"مضبوط کیے پیچھے" (البقرہ ۲۷) "مر گئے پیچھے (البقرہ ۵۶)
"سجدہ کر پڑے (۳۵)
"ابلیس نے قبول نہ رکھا (۳۵)
سجدہ کر کر (البقرہ ۵۸) "خلاص کر کر" البقرہ ۳۷ ف) کر کر بکثرت آیا ہے
" خوشی آتی ہے دیکھنے والوں کو" (۶۹)
" بدن سے پوری (البقرہ ۷۱)

"بوجھ لے کر (بجائے بوجھ کر' البقرہ ۵۰)

خلاص ہونا (" بنی اسرائیل خلاص ہو کر چلے " البقرہ ۵۰ ف)

" اللہ کے ہاں " (البقرہ ۹۴ بنی اسرائیل ۲۸ ف) " حضرت کے ہاں

الاحزاب ۲۹ ف)

خوشی سنانا (بمعنی بشارت' البقرہ ۹۷)

کھڑی رکھو نماز " (البقرہ ۱۱۰)

" آرزوئیں باندھ لی ہیں " (البقرہ ۱۱۱)

باپ دادے (البقرہ ۱۷۰ ف)

وعدہ دینا (" اللہ تعالےٰ نے ابراہیم کو وعدہ دیا " البقرہ ۱۲۵ ف النّساء ۹۵ ،

الاعراف (۷) بڑا مال (البقرہ ۱۳۹ ف)

محنت اٹھانا (" جہاد میں محنت اٹھاؤ البقرہ ۱۴۳ ف)

ضد کرنی (دھلوی انداز' البقرہ ۱۴۸ ف)

غلطیاں پڑنا (" غلطیاں پڑ گئیں تھی " البقرہ ۱۵۷)

افسوس کھانا (البقرہ ۱۶۷ ب)

نماز کھڑی رکھنا (" کھڑی رکھے نماز " البقرہ ۱۷۷)

مارے گیوں (" بدلا برابر مارے گیوں میں " البقرہ ۱۷۸)

خوش آنا ("خوش آوے تجھ کو بات اس کی" البقرہ ۲۰۴ نیز ۲۲۱)

" ناکاری قسمیں (البقرہ ۲۲۵) " ناکاری قسم (البقرہ ۲۲۵ ف)

چیز کام لگانا (" اپنی چیز ان کے کام لگائی البقرہ ۲۲۰ ف)

تعظیم خرچ کرنا (" اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے " البقرہ ۲۲۱ ف)

نکاح بندھنا (البقرہ ۲۳۰ ف)

حق کاٹنا (البقرہ ۲۳۳ ف)

بات کرنی (دھلوی انداز البقرہ ۲۳۸ ف)

دیا چاہیے (دھلوی انداز البقرہ ۲۳۷ ف) علیٰ ہذا لیا چاہیے کیا چاہیے

سنا چاہیے وغیرہ۔

کام بنا رہنا (" ایک مدت بنی اسرایل کا کام بنا رہا " البقرہ ۲۴۶ ف)

بلا پڑنا (ان پر بلا پڑی " البقرہ ۲۴۷ ف)

بڑھاپا پڑنا (" ان پر بڑھاپا پڑا " البقرہ ۲۶۶)

بگولا پڑنا (" تب پڑا اس باغ پر بگولا " البقرہ ۲۶۶ ف)

غم کھانا (" نہ وہ غم کھاویں گے " البقرہ ۲۷۴ نیز المائدہ ۴۱)

کل بٹھانی (بمعنی تاویل " اور تلاش کرتے ہیں ان کی کل بٹھانی "
آل عمران ...)

کفایت ہونا (" تم سب کو میں کفایت ہوں " البقرہ ۲۵۱ ف)

خوب سے خوب (" بہتر سے بہتر " خوب سے خوب پسند کرتا ہے
البقرہ ۲۶۸ ف)

صحبت پکڑنا (البقرہ ۲۷۳ ف)

تین برابر ، دو برابر (" = تین گنا ، دو گنا " مسلمانوں سے کافر تین
برابر تھے پر اللہ دوہی برابر دکھاتا تھا کہ خوف نہ
کھاویں " آل عمران ۱۳ ف)

بہانہ پکڑنا (آل عمران ۱۸۳ ف) شریک پکڑنا (النسا ۴۹)

خاطر جمع کرنی (آل عمران ۱۶۱ ف)

رچتا بچتا (النسآء ۴)

خطرہ کھانا (النسآء ۹)

" عہدہ گاڑھا (= میثاقاً غلیظاً = النسآء ۲۱)

" گھن کی چھاون (= ظلاً ظلیلاً = النسآء ۵۷)

" جُدی جُدی (" جُدی جُدی فوج " النسآء ۷۱)

خون بہا ادا کرنی (" بصیغہ مونث ، دوسرے خون بہا ادا کرنی اس کے
وارثوں کو ... لیکن صلح رکھتے ہیں تو ادا کرنی واجب " النسآء
۹۲ ف " " خون بہا مذہب حنفی میں مسلمان کی " النسآء
۹۲ ف " خون بہا پہنچانی اس کے گھر والوں کی " النسآء
۹۲ ف)

بہ تفریق (بمعنی بہ اقساط " تین برس میں بہ تفریق ادا کریں " النسآء ۹۲ ف)

کنارہ پکڑنا (النّسا ۹۱)

صلح لانا (النّساء ۹۱)

نماز کرنا (نماز کردن کا ترجمہ "جن نے نماز نہیں کی وہ نماز کریں
تیرے ساتھ" النّساء ۲)

لشکن والیاں (المائدہ ۲)

سنوار پکڑنا (المائدہ ۳۹)

آگ سلگانا (فتنہ انگیزی کرنا ' قرانی محاورہ "او قدوا ناراً
للحرب" المائدہ ۶۴)

خاطر رکھنا ("انھوں نے دونوں کی خاطر رکھی۔ المائدہ ۲۶ ف)

نامردی کرنا ("قوم نے سُنا تو نامردی کرنے لگے" المائدہ ۲۱ ف)

لعنت کھانا ("لعنت کھائی منکروں نے بنی اسرائیل میں سے داؤد کی
زبان پر اور عیسیٰ ابن مریم کی" المائدہ ۷۹)

تنگ پکڑنا ("زہد کے سبب سے اپنے اوپر تنگ پکڑے" المائدہ ۸۸ ف)

راہ مارنا (الاعراف ۱۶ ف)

بچاؤ پکڑنا (الاعراف ۵۳ ف)

جھوٹ باندھنا (۔ افترا کرنا الاعراف ۵۲ ، نیز الشوریٰ ۲۴) "

ذلت پڑنا (الاعراف ۱۷۲ ف)

چنگا بھلا (الاعراف ۱۹۰)

پشتی والے (الانفال ا ف)

بادجاتی رہنا (یعنی اقبال سے ادبار آنا قرانی محاورہ "تذھب ریحکم=جاتی
رہے گی تمھاری باد" الانفال ۴۶)

دھاک پڑنا ("دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر" الانفال ۶۰)

بہانہ لانا ("ایک منافق جد بن قیس بہانہ لایا کہ روم کی عورتیں
خوب صورت ہیں ... "التوبہ ۹)

مال بھرنا ("اس نے کہا یہ تو مال بھرنا گویا جزیہ دینا" التوبہ ۸۰ ف)

بھوک کھنچنا ، محنت کھینچنا (" نہ کہیں پیاس کھینچتے ہیں نہ محنت اور نہ

بھوک " التوبہ ۲۰)

سنگار پر آنا (یونس ۲۴)

انکلین دوڑانا (یونس ۸۳)

سلیقہ پکڑنا (یوسف ۳۱ ف)

پرچھائیاں پسر جانا (الرّعد ۱۵ ف)

کھن کھن بولنا (=مٹی پانی میں ترکی اور خمیر اٹھایا کہ کھن کھن بولنے لگی " الحجر ۲۶)

کنارہ پکڑنا (الحجر ۸۵ ف)

دودھ رچنا (" دودھ ستھرا رچتا پینے والوں کو " النحّل ۶۶)

راتی رات (بجائے راتوں رات۔ بنی اسرائیل ۱)

بندی خانہ (بنی اسرائیل ۸)

رجوع لانا (بنی اسرائیل ۲۵)

اولاھنا کھانا (" اولاھنا کھایا ڈھکیلا " بنی اسرائیل ۳۹)

آس ٹوٹنا (" طیوس رہ جاوے آس ٹوٹا " بنی اسرائیل ۳۰)

بھانت بھانت (طٰہٰ ۵۲)

کپڑے بیونتنا (الحج ۱۹)

غم اٹھنا (" ان کو نہایت غم اٹھا " النّور ۱ ف)

برساو برسنا (الفرقان ۴۰ ف)

راہ مارنا (العنکبوت ۲۹)

جہاں تہاں (" کوئی دن کی زندگی جہاں بنے تہاں کاٹ دو " العنکبوت ۵۰ ف)

گال پھلانا (=غرور کرنا۔ قرآنی محاورہ " ولاتصعر خدک للنّاس =اور اپنے گال نہ پھلا لوگوں کی طرف " لقمان ۱۸)

بوجھوں مرنا (الفاطر ۱۸)

بھجنگ کالے (الفاطر ۲۵ ف)

" بڑے مردانہ لوگ (ص ۲۴ ف)

زور چلنا ("وہاں بھی ہمارا یہی زور چلے گا" الجاثیہ ۳۴ ف)

چپر جانا (=بڑھ جانا "ہم سے چپر نہ جاویں گے" المعارج ۴۱)

جٹ کے جٹ (عزین "دوڑتے آتے ہیں داھنے اور بائیں سے جٹ کے جٹ" المعارج ۳۷)

من ماتی (الحاقہ ۔ ۲۱ نیز القارعہ ۷)

کانا پھوسی (بمعنی نجوی المجادلہ ۱۰)

اگاڑی والے (سابقون کا ترجمہ الواقعہ ۱)

منہ تھتھانا (المدثر ۲۲)

سین کرنا (اشارے کرنا "آپس میں سین کرتے" المطففین ۳۰)

کھنڈ پر کھنڈ (=درجہ بدرجہ "تم کو چڑھنا ہے کھنڈ پر کھنڈ" الانشقاق ۱۹)

پچھا کٹا (=ابتر، الکوثر ۳)

ہت کھنڈا (الاحزاب ۶۳ ف)

۱۴۔ بعض عربی الفاظ و فقرات کے مخصوص اردو مترادفات جو موضعِ قرآن میں آتے ہیں

عربی	ترجمہ
عذابِ عظیم	بڑی مار (البقرہ ۷)
عذابِ الیم	دکھ کی مار (البقرہ ۱۰)
غیب	پردے (البقرہ ۳۳)
سبحان	سب سے نرالا (البقرہ ۱۱۶)
مخلصون	نرے (البقرہ ۱۳۹)
آیات	پتے (آل عمران ۱۱۸)
غنی	محظوظ (النساء ۱۳۵)
احبار	ملّا (المائدہ ۶۳)
کفّارہ	اتار (المائدہ ۸۹)
حکمہ	پکی باتیں (المائدہ ۱۱۰)
ضیاء	چمک (یونس ۵)

نور	اجالا (یونس ۵)
رکن	آسرا (ھود ۸۰)
حور	گوری ۔ گوریاں (الطور ۲۰)
عصر	اُترتا دن (العصر ۱)
طیراً ابابیل	اڑتے جانور تنگ تنگ (الفیل ۳)

موضحِ قرآن (شیخ غلام علی والے ایڈیشن) کے نثری نمونے اور تجزیۂ نثر

اس ایڈیشن کا دیباچہ تمام و کمال پیشتر ہی تقابلی مطالعے کے ذیل میں پیش کیاجا چکا ہے اس دیباچے کی خصوصیات یہ ہیں :

۱۔ دیباچہ کی عبارت میں تسہیلی رجحان پایا جاتا ہے۔ تعظیمی کلمات تک آسان تر اردو میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ اضافتوں سے اجتناب کیا گیا ہے۔

مثلاً " ہمارے والد بزرگوار حضرت شیخ ولی اللہ بن عبدالرحیم محدّث دہلوی کی جگہ " ہمارے بابا صاحب بہت بڑے حضرت شیخ ولی اللہ عبدالرحیم صاحب کے بیٹے سب حدیثیں جاننے والے ہندوستان کے رہنے والے " لکھا گیا ہے۔

۲۔ " جو " کاف بیانیہ کی جگہ استعمال کیا گیا ہے ۔

مثال " جو زبان ہی کو تونے بولنے والی بنایا"

۳۔ حرفِ عطف " اور " بکثرت آیا ہے۔

۴۔ بخشانا بجائے بخشوانا استعمال کیا گیا ہے

۵۔ کلمۂ استفہام " کس واسطے بیابیہ انداز کے لیے لایا گیا ہے۔

مثال " اس کام کی بھلائی برائی میں عقل نہ دوڑائے کس واسطے کہ کہا ماننا ہی بھلائی ہے "

۶۔ زیرِ تجزیہ ایڈیشن کا دیباچہ مُقفّیٰ فقروں سے خالی ہے ۔ (جب کہ دوسرے ایڈیشنوں میں جن میں ذکر ہو چکا ہے دیباچہ مُقفّیٰ فقرے رکھتا ہے)

ترجمۂ آیات کا نمونہ:

والتّین والزّیتون : قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی، ان دونوں کی قسم ہے۔ وطورِ سینین : اور قسم ہے طورِ سینا کی، طورِ سینا نام ہے اس پہاڑ کا جس پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام جا کر خداے پاک سے باتیں کرتے تھے۔ وھذا البلدالامین : اور قسم ہے اس شہر امن دیے ہوئے کی یعنی مکّہ کی قسم ہے کہ جس میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو مکّہ میں لڑائی اور تلوار چلانا حرام ہے اور یہ قسمیں اس بات پر ہیں لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم : بے شک جو ہم نے پیدا کیا آدمی کو بیچ بہت اچھی صورت بنانے کے یعنی آدمی کو سب حیوانوں میں خوب صورت بنایا ہے۔ ثم رددناہ اسفل سافلین : پھر اس کو پھیر دیا ہم نے یعنی ڈال دیا ہم نے اسے نیچے سب نچانوں سے یعنی سب سے خوب صورت بنا کر سب سے نیچے بھیجا۔ الاالذین آمنو وعملواالصالحت فلھم اجر غیر ممنون : مگر ان لوگوں کو جو ایمان لائے خدا تعالیٰ پر اور اس کے پیغمبر کو سچا جانا اور اس کا حکم بجا لاتے اور نیک کام کیے پھر ان لوگوں کو ہے بدلہ کم نہ ہونے والا یعنی ایمان اور نیک کاموں کے بدلے ایسی نعمت دویں گے جو کبھی کم نہ ہو گی فما یکذّبک بعد بالدّین : پھر کس چیز کو جھوٹ جاتا ہے تو اے منکر قیامت کے پیچھے ظاہر ہوتے ایسی دلیلوں کے اور انصاف کے الیس اللہ باحکم الحٰکمین : لے کیا نہیں ہے خداے تعالیٰ سب حاکموں سے بہت اچھا حاکم ہے جو چاہے سو کرے۔"

ترجمے کی خصوصیات:

۱۔ ترجمہ کو کسی حد تک عربی عبارت سے قریب رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے عبارت میں تعقید آ گئی ہے۔

۲۔ لفظی ترجمے کی صورت میں اس کے فوراً بعد ہم معنی مگر بامحاورہ اور آسان فقرہ لائے ہیں۔

۳۔ ترجمے میں ٹھیٹ ہندی الفاظ خاصی تعداد میں استعمال کیے گئے ہیں مثلاً ترجمۂ مذکورۂ بالا میں لفظ نچان۔

۴۔ اول قرآنی آیت لکھ کر اس کا اردو ترجمہ لکھتے ہیں اور ترجمے کے فقرۂ آخر کو کسی لفظ کے ذریعے اگلی آیت سے مربوط کر دیتے ہیں مثلاً " اور یہ قسمیں اس بات پر ہیں کہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

تفسیری فواید کے نمونے

(الف) ف " یہودی جو کہتے تھے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ کعبے کی طرف نماز پڑھنے کا حکم آوے سو آسمان کی طرف منہ کرکے راہ دیکھتے تھے کہ شاید فرشتہ حکم لاوے کہ کعبے کی طرف نماز پڑھو اتنے میں یہ آیت اتری " (ص ۲۲)

(ب) تاریخی واقعات کی تشریح

ف " جب حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکے سے مدینہ میں آئے تو اس کے دوسرے برس بدر کی لڑائی ہوئی مکے کے کافروں سے " خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی جو ستّر کافر مارے گئے اور ستّر کافر قیدی آئے۔ پھر اس لڑائی کے دوسرے برس کافر مکے کے تین ہزار سوار اور پیادے جمع ہو کر مدینے پر چڑھ آئے۔ جس میں سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑوں کے سوار اور باقی اونٹوں کے سوار اور پیادے تھے۔ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ خبر سن کر مشورہ لڑائی کا کیا اکثر لوگوں نے کہا کہ ہم شہر کے اندر لڑیں گے اور حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی مرضی یہی تھی پر بعضے لوگ کہنے لگے کہ یہ ہماری غیرت قبول نہیں کرتی کہ ہم میدان میں نکل کر لڑیں گے آخر کو یہی صلاح ٹھہری جب حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ہزار آدمی مہاجر اور انصار ساتھ لے کر شہر سے باہر نکلے عبداللہ بن ابی منافق مدینے کا رہنے والا بھی ساتھ لڑنے کو نکلا تھا راہ میں سے ناخوش ہو کر تین سو آدمی سے پھر گیا اور کہا کہ تم نے ہمارا کہا نہ مانا ہم تمہارا ساتھ نہیں دیتے اور اس کے بہکانے سے دو فرقے انصاریوں سے پھر چلے تھے آخر کو ان کے سرداروں نے عام لوگوں کو سمجھایا اور لشکر میں پھیر لائے۔ تب حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سات سو مرد لے کر کوہِ اُحد کو پشت دے کر دشمنوں کے مقابل ہوئے ایک درّہ اسی پہاڑ میں تھا عبداللہ بن جبیر کو پچاس مرد تیرانداز ساتھ دے کر اس درّہ پر مقرّر کیا اور فرمایا کہ اگر مسلمانوں کی فتح یا شکست ہو

تم اس درہ سے ہرگز کسی حال میں اور طرف کو نہ جائیو پھر آپ نے دشمن کے سامنے صف درست کی (ص ۶۵)

(ج) قصّے کا بیان:

"ف روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اوپر پتھر بلند کے کھڑا کیا اور آسمان اور زمین کو کنگورے عرش کے سے تحت الثریٰ تک کھول دیا ابراہیم علیہ السّلام نے قدرتِ کاملہ کو دیکھا اور یقین کیا۔ معالم التنزیل میں آیا ہے کہ نمرود بیٹا کنعان کا، بادشاہ تمام روئے زمین کا تھا بابل میں بیٹھا تھا۔ ایک رات خواب دیکھا کہ ایک ستارہ اس شہر سے نکلا کہ روشنی جمال اس کے سے نور چاند اور سورج کا نیست اور نابود ہو گیا ہے۔ نہایت ڈر سے چونکا اور تعبیر پوچھی حکیموں نے اور تعبیر دینے والوں نے کہا کہ بیچ اسی برس کے بابل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا کہ ہلاکت تیری اور بادشاہت تیری کی اوپر ہاتھ اس کے ہو گی اور اب تک وہ لڑکا پشت پدر کے سے بیچ شکم ماں کے نہیں آیا ہے نمرود نے حکم کیا کہ درمیان شوہر اور زن کے جدائی کریں اور سزاول تعینات کی آزر نے کہ محرموں اور مقربوں نمرود کے سے تھا ایک رات ساتھ عورت اپنی کے، پوشیدہ موکلوں سے، صحبت کی اور وہ حاملہ ہو گئی صبح کو نجومیوں نے نمرود سے کہا کہ آج کی رات وہ لڑکا بیچ شکم ماں کے پہنچا ہے۔ نمرود غُصّہ ہوا اور فرمایا کہ اوپر ہر حاملہ کے موکّل تعینات کریں کہ اگر لڑکا پیدا ہو قتل کریں ابراہیم علیہ السلام کی ماں کا حمل ظاہر نہ تھا کسی نے متوجہ ہونا نہ کیا جب تک کہ وقتِ جننے کا پہنچا ماں ابراہیم علیہ السلام کی ڈر گئی کہ اگر بیٹا جنوں میں، قتل کریں گے، بہانے سے شہر کے باہر گئی اور ایک غار میں پہاڑ کے ابراہیم علیہ السّلام کو جن کر اور کپڑے میں لپیٹ کر اسی جگہ رکھا اور دروازہ غار کا پتھر سے بند کیا آزر سے کہا کہ ڈر موکّلوں کے سے جنگل میں گئی میں اور لڑکا جنا میں نے اُسی وقت مر گیا زمین میں دفن کیا میں نے، آزر نے یقین کیا دوسرے دن ماں ابراہیم علیہ السّلام کی غار میں آئی دیکھا ابراہیم علیہ السّلام دو انگلیاں اپنی چوستا ہے۔ ایک میں سے دودھ اور ایک میں شہد باہر نکلتا ہے۔ خوش دل ہو کر شہر کو آئی آخر قصّہ ابراہیم علیہ السّلام نے

جو پستان عنایت الہٰی سے دودھ پیا تھا ایک ایک دن میں ایسا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینے میں بڑھتے تھے مانند ایک برس کے ۔ جس وقت ابراہیم علیہ السّلام خلیل اللہ پندرہ مہینے کے ہوئے ، جوان پندرہ برس کے مقابل ہوئے جب ابراہیم علیہ السّلام بڑے ہوئے ماں ابراہیم کی نے آزر سے کہا بیٹا تیرا کہ میں نے اس دن خبر موت کی جھوٹ دی تھی اب غار میں جوان خوب صورت ہوا ہے ۔ پس آزر غار میں آیا اور اپنے بیٹے کو دیکھ کر خوشحال ہوا اور ماں ابراہیم علیہ السّلام کی (سے) کہا کہ اس لڑکے کو غار سے باہر لا تو ملازمت نمرود کی کرے۔ ماں ابراہیم کی غار سے باہر لائی مغرب کے وقت ، نیچے غار کے ریوڑ بکریوں کے اور گھوڑوں کے اور اونٹوں کے ابراہیم علیہ السلام نے دیکھے اور ماں سے کہا یہ کیا ہیں ماں نے خبر دی ۔ ابراہیم نے کہا البتہ کوئی پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ان کا ہے ۔ پھر ماں سے پوچھا کہ پروردگار تیرا کون ہے ماں نے کہا باپ تیرا ۔ ابراہیم نے کہا کہ پروردگار اس کا کون ہے ۔ ماں نے کہا نمرود ہے۔ ابراہیم علیہ السّلام نے کہا کہ پروردگار نمرود کا کون ہے۔ ماں نے ڈانٹا کہ ایسی باتیں نہ کہہ کہ خطرہ ہے اور اس زمانے میں بعضے ستارے کو پوجتے تھے اور بعضے سورج کو اور بعضے بتوں کو اور ایک جماعت پرستش نمرود کی کرتی تھی ۔ ابراہیم خلیل اللہ ماں کے ساتھ شہر کو روانہ ہوئے " (ص ۱۲۶)

(د) اسنادی شرح :

" عین المعانی میں فرمایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ گروہ ہیں کہ صورت ان کی سبب یاد کرنے اللہ کی ہووے ۔بحرالحقائق میں لایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ لوگ ہیں کہ دشمن نفس اپنے کے ہیں اور کشف الاسرار میں صفت اولیاء اللہ کی اوپر اس درجہ کے کرتا ہے کہ طرح شریعت کے اور دلیل حقیقت کے ہیں کہ ظاہر ان کا ساتھ شریعت کے آراستہ ہے اور باطن ان کا ساتھ نور فقر کے روشن " (ص ۲۰۴)

یہاں اسنادی شرح سے ہماری مراد تفسیر کے وہ حصے ہیں جن میں معتبر کتبِ دینی کے حوالے دے کر کسی نکتے کی وضاحت کی گئی ہے۔ جن کتبِ معتبرہ کے حوالے جا بجا دیے ہیں نام یہ ہیں۔

عین المعانی۔ کشف الاسرار۔ مدارک۔ تفسیرِ حسینی۔ ینابیع۔ تفسیرِ زاہدی۔ تبیان۔ بحرالحقائق۔ زادالمسیر۔ تفسیرِ تیسیر۔ حقائق سلمی۔ دمیاطی۔ وسیط۔ شرحِ اسماء اللہ۔ ذخیرۃ الملوک ۔ نفحات ۔ اسرار التنزیل ۔ جواہر التفسیر ۔ روح الارواح۔ عوارف المعارف۔ نگارستان۔ احقاف۔ لمعات طرف المجالس۔ فصول صحیحین۔ قوت القلوب۔ معالم ۔ فوائد السلوک ۔ لباب وغیرہ ان کتابوں کے حوالہ دیتے ہوئے توضیح نگار نے جو جو مختلف نثری اسالیب اختیار کیے ہیں ان کا ذکر آگے اپنے مقام پر آئے گا۔

(ہ) توضیح بالاشعار :

(الف) " حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہیبت اس خبر کی سے اور دبدبہ حکم سے فرمایا کہ مضمون اس کا نظم میں ہے۔

آن یکے را از ازل لوحِ سعادت برکنار
وین یکے را تا ابد داغِ شقاوت بر جبین
عدلِ او میراند آن را سوئے اصحاب الشمال
فضلِ اومے خواند آنرا سوئے اصحاب الیمین (ص ۲۲۶)

(ب) " خواجہ عصمت بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے بیچ صفت اہل استقامت کے فرمایا۔

کسے را دانم اہل استقامت
کہ باشد بر سرِ کوئے ملامت
ز اوصافِ طبیعت پاک مردہ
باخلاقِ ہویت جان سپردہ
تمام از گردِ تن دامن فشاند
برفتہ سایہ و خورشید ماند (ص ۲۲۷)

مُختصاتِ نثر

۱۔ ٹھیٹ ہندی الفاظ کا استعمال

مثالیں :۔ ڈھیل، بھوک، پیٹ، مول، تھوڑا ، بات ، ناتا ، ستھرا ، ہتھ کنڈا ، لڑائی ، ڈیل، بھاری، بانک، بیاج، سچ، اندھا بوچا، اندھیرا ، ڈھیر ، منہ بوہ ، گڑھی ، اٹکاو، چنگاڑ،

چھاوں، جھگڑالو، چلن، اوٹ، پہاڑ، گھونگھٹ ، گاڑھا ، بکھیڑا ، گھڑی، جگمگانا، جھنجھلانا ، جھمجھمانا ، ھانس ، بوجھ ، باو ، ڈنڈی ، باٹ ، پلڑا ، باسن، گارا، دھواں ، لپٹ ، چھڑکھٹ ، (کذا) کومل ، ٹھیٹھیان ، کٹ کھنا ، لڑکا پن، جھوٹھ، نپان، ماپ، مپارنے، اچنبا، لنبان، چکلان ، جھاڑا، الاھنا، ماکھپانا، مٹی، دھمک، دو بھاسا، اونچان، رھرہ، ٹھاکردوارہ، نچان، استھان ، دھوہ، نرسنگاہ ، ترھی ، چمکارا ، گانوں ، پانوں ، چینٹی ، ملونی، کواری، لہاری ، چٹی ، دھوم ، کھجانا (بمعنی تمسخر) جپانا ، ٹھٹھا، چوران ، پندھوا ، کھوہ ، روپا ، چوکی ، جھمکنا ، گھائل ، ٹھاٹھ ، کٹھالی ، بھٹی، ٹھہراو، ہاتھ پسارنا، پرچھانواں، ٹیڑھی، سیدھی، راکھ، مینھ، گاد، پتھراو، بھال، لوٹ، اوندھا، گننا، بھونچال ، ڈھینگلی ، انجان ، پرت ، چھپتا ، ٹھگ ، کنپانا، بجھنا ڈالی، روندنا، کھاری، گیلی، سوکھی، پیاسی، دھنیا، چھٹکارا وغیرہ

۲۔ عربی و فارسی الفاظ کا استعمال

مثالیں :- آبدار ، بکاول ، قدیمی ، خدمت ، طاسی ، طباق ، ہاشمینی ، کسب ، طومار ، بندی خانہ، اندیشہ ، صبر، سلوک ، ندا ، عذاب ، ظلم ، لشکر ، مقرر ، ہلاک ، قدرت ، اشارت ، مشورت ، گور ، راست ، تفرقہ ، کشادہ ، فتح ، تابعداری ، طعام ، ابر ، افتاب ، اشراف ، فکر ، روشنائی ، روشنی ، غلولہ ، فضل ، کفایت، غلبہ ، متاع ، عداوت ، عجائب ، شے ، تکبّر ، متابعت ، اعراض ، ھزل، وحدانیت، ممکنات، بزرگ تر، گمراہی، حجت، دلیلی، تہمت، افترا ، آزار ایذا، عزّت، ذلّت، احتیاج، ضعیف، بازگشت، وغیرہ وغیرہ

ان مثالوں سے یہ بات واضح ہے کہ " آسان ہندی " سے مُصنِّف کی یہ مراد نہیں کہ عربی و فارسی الفاظ کم سے کم استعمال کیے جائیں ۔ عربی و فارسی الفاظ ان کی نثر میں بکثرت موجود ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ٹھیٹ ہندی الفاظ کا تناسب بھی خاصا ہے جیسا کہ بول چال کی اردو میں اس وقت تھا اور اب بھی ہے ۔ آسان ہندی یا ہندیِ متعارف سے مُصنِّف کی مراد اس زمانے کے شرفاء کی بول چال ہے جس میں ٹھیٹ ہندی اور عربی و فارسی الفاظ متناسب تعداد میں مستعمل تھے ۔

۳۔ جمع الجمع :

مثالیں:۔ امراؤن (ص ۴۰۶ ۔ ۲۴۸ ۔ ۲۶۸ ۔ ۳۳۸ ۔ ۳۹۸) اصحابوں (ص ۳۳۔ ۱۷۳۔ ۳۰۱ ۔ ۳۰۲) اشرافوں (۲۲۹ ۔ ۳۲۸ ۔ ۳۳۲) اقرباؤں (ص ۳۰۲ ۔ ۵۶۹) وزراؤں (ص ۳۹۸) اعمالوں (۵۶۸) علماؤں (۵۶۸) عجائبات (ص ۲۶۳)

۴۔ جمع بطورِ واحد :

مثالیں احوال (ہر ایک کے گھر میں ایسا احوال تھا " ص ۳۲۰)
اشراف (" ہر ایک محلے میں ایک اشراف سردار مل گیا " ص ۳۸۰)
عجایب (" عجایب مثل " " عجایب قصہ ص ۵۱۳)

۵۔ " جو " بجائے کافِ بیانیہ :

مثالیں:۔

" الٰہی شکر تیرے انعاموں کا اور احسانوں کا کس زبان سے کریں جو زبان کو تونے بولنے والی بنایا اپنا نام لینے کو (ص ۲)

" اب سنو اس کام کی بات جو سب مسلمانوں کو مقرر چاہئے کہ اپنے رب کو پہچانیں (ص)

" یاد کرو اے بنی اسرائیل اس احسان کو جو پھاڑا دریا کو تمھارے بچانے کے واسطے (ص ۹) ۔

" اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اسبات کو جو وعدہ دیا ہم نے موسیٰ کو چالیس رات دن کا توریت دینے کو ... " (ص ۹)

" ایسے کتنے اصحاب حضرت کے جو انھیں اصحابِ صُفّہ کہتے تھے " ۔ (ص ۴۰)

۶۔ " جو " بجائے " جنھوں " نے :

مثال " پھر جب کہ پار اس ندی سے طالوت اور لوگ جو طالوت کے کہنے سے ایک چلو سے زیادہ پانی نہ پیا تھا طالوت کے ساتھ پار گئے " (ص ۴۱)

۷۔ " کے " زاید :

مثالیں " از روے مکان کے " (ص ۱۰۸) " از روے درجہ کے " ق ۱۷۶)
" از روے نفس کے " (ص ۲۲۸) از روے ٹھٹھے کے " (ص ۴۶۹)

" از روے دوستی کے " (۵۷۲) " ازروے گرمی کے " (ص ۱۸۶)

۸۔ حذف "کے"

مثالیں " عزیز آگے " (۳۴۲) " تھوڑے دنوں پیچھے (۲۴۰)

۹۔ "کے" بجائے کی طرف

مثالیں " متوجہ کفار کے " (ص ۱۷۷) " متوجہ لڑائی کے " (ص ۱۸۹)

۱۰۔ جمع موصوف مع صفت

مثالیں " قبیلوں نکاحیوں پر (ص ۵۹۶)

دوسری مثال " بچھونوں باریکوں اور عُمدوں کے " (ص ۵۵۸)

۱۱۔ دکنی انداز (ترکِ نے)

پہلی مثال (لوگ) طالوت کے ساتھ (نہر) پار کیے (ص ۴۱)

دوسری (" دوسرے دن حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین کو گود میں لیا اور حضرت امام حسن کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ زہرا کو اپنے پیچھے اور حضرت مرتضٰے علی کو ان کے پیچھے لے کر چلے " (ص ۵۸)

تیسری مثال " اور (وہ) سچا تھا جو عزیز آگے کہا تھا کہ زلیخا مجھ سے چاہتی تھی اپنے دل کی آرزو (۲۴۰)

۱۲۔ تقدیم و تاخیرِ الفاظ بے قرینہ

مثالیں " کوئی قول اور فعل اوپر حق تعالٰی کے پوشیدہ نہیں ہے " (ص ۲۰۳)

" اس پتھر پر برسا مینھ زور کا " (ص ۴۵)

" وہ (رحمت) خاص لکھی ہے ان کے نصیب میں " (ص ۱۵۸)

" بندگی اللہ کی پاک کی گئی شرک اور شبہہ اور نفاق سے " (ص ۴۷۱)

۱۳۔ تقدیم و تاخیرِ الفاظ بقرینہ

مثال " بنی اسرائیل لگے عیش کرنے " (ص ۲۸۶)

۱۴۔ انھوں، بجائے "ان"

پہلی مثال " انھوں نے واسطے (ص ۳۰۶)

دوسری مثال اوپر کی آیتوں مین انھوں کا مذکور تھا " (ص ۶۴)

۱۵۔ جب ہی . بجائے جوں ہی

مثال " جب ہی وہ نکلا باہر لوگ جو راہ دیکھتے تھے اس کی صورت دیکھتے ہی چمٹ گئے " (ص ۵۰)

۱۶۔ آن کر " بجائے " " آکر "

مثال " آن کر پکڑ لیوے " (ص ۳۰۸)

۱۷۔ حذفِ کلمۂ حصر " ہی "

مثال " پوچھا قوم کیا حال ہوا اس نے کہا کتنے مارے گئے اور کتنے بھاگے (ص ۴۳۶) یعنی کتنے ہی مارے گئے اور کتنے ہی بھاگے ۔

۱۸۔ یائے زاید

مثالیں تکبّری (اور حرام کیا ظلم اور تکبّری کو ساتھ کے " ص ۱۴۲ نیز ص ۳۲۳ ۔ ۵۹۸)

" بیدادی (" ستم اور بیدادی تمھاری " ص ۱۹۸)

" قدیمی " (قدیمی خدمت " ص ۲۳۸)

تمامی (" تمامی تعریف " ص ۳۰۱ " تمامی عزت ص ۳۵۵)

تغافلی (" تغافلی میں نے نہیں کی کبھی " ص ۵۹۸ ")

۱۹۔ اسماء کیفیّت کی بعض مخصوص شکلیں

فاعل کے فعل پر قایم ہونے سے یا مفعول پر فعل کے صادر ہونے سے یا کسی شے میں وصف ظاہر ہونے کے بعد ایک کیفیّت حاصل ہوتی ہے اس کیفیّت پر جو اسم دلالت کرے وہ اسمِ کیفیت ہے۔ مثلاً اسم فاعل مسافر سے مسافرت، مسخرہ سے مسخرگی ، یا اسمِ مفعول مقبول سے مقبولیت یا اسمِ صفت راست سے راستی ۔ شاہ عبدالقادر کی نثر میں ان اسماء کیفیت کی بعض مخصوص شکلیں بکثرت آئی ہیں جو یہ ہیں ۔

(الف) اسماء کیفیت بہ یای اختتامی

مسافری (" اپنا وطن چھوڑ کر مسافری اختیار کریں " ص ۴۰ " مرد مسافری کو جادیں ص ۳۴۰ " نیز ص ۲۷۱ ۔ ۲۷۳ ۔ ۲۷۷)

شاہدی (" نہیں چھپاتے ہم شاہدی " " ہم اگر چھپاویں شاہدی کو .. ص ۱۱۵ ۔ ۳۳۴)

مسخری (" مسخری کرتے تھے پیغمبروں سے " ص ۳۹۸ " مسخری اور ٹھٹھا ص ۲۶۸ "

" مسخری کرنے والے تھے ص ۳۶۹ ۔ " جو تجھ سے مسخری کرتے ہیں " ص ۲۶۹)

لہاری (" لہاری کے کسب سے " .... " ص ۵٦۵)

معبودی (" جان لو کہ کوئی معبودی کے لائق نہیں ہے " ص ۲۲۳)

پلیدی (ص ۳۱۳)

پشتی (" پشتی اور حمایت کر کے "

انجانی (" برا کام کرتے ہیں انجانی سے " ص ۷۷ ۔ " انجانی اور چوک کئی طرح سے ہے ص ۸۸)

بخیلی (" وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں " ص ۲۷)

بدشکلی (ص ۴٦۸)

بدرنگی (ص ۴٦۸) بے خرچی (بمعنی مفلسی ص ۲۹۰) یاری (ص ۲۲۰)

فائدہ مندی (ص ۴۷۲) فیروزی (" وہی ہیں فیروزی پانے والے " ص ۳۷۲)

ملونی (" اور ملونی اسی شراب کی ہوگی تسنیم کے پانی سے " ص ٦۱۸ " البتہ ملونی ہوگی گرم پانی سے " ص ۴٦۸)

ستھرائی (" ستھرائی ہے اور بہت پاکیزگی ہے تمھارے حق میں " ص ۳۷) ناچاری (ص ۳٦) (تکبری " تغافلی " بیدادی " بھی اسی قبیل سے ہیں اور ان کا ذکر شق ۱۹ کے تحت کیا جاچکا ہے)

(ب) اسماء کیفیت بہ نون در آخر

نپان (ص ۱۰۸ " ۳۹۲ " ٦۰۸)

چکلان (ص ٦۲۰ " ۹۳۷ " ۲۳۰ " ٦۰۳)

چوڑان (ص ۵٦۵)

لنبان (ص ٦۲۰ ، ۳۹۷ ، ۲۹۱ ، ۲۳۰)

نچان (٦۲۷)

اچان (= اونچان ص ۲۹۱ ، ۳۲۹ ، ٦۰۳)

(ج) اسماء کیفیت بہ تائے اختتامی

اشارت (" اور اشارت نکلتی ہے کہ ... " ص ٦۷ نیز ۳۹)

مشورت (ص ۳۰)
همسائگت (ص ۲۰۰)

۲۰۔ عطف و اضافت مابین الفاظِ ہندی و فارسی

مثالیں " زن و بچو سمیت ان کو بلوایا (ص ۲۴۱)
" چشمۂ پانی (" ص ۲۶۸)

۲۱۔ کثرتِ حرفِ عطف

مثال " سب نبیوں سے بزرگ اور بہتر ہے اور بہت مہربانی کرنے والا ہے اپنی امت پر اور چھٹانے والا ہے عذاب سے اپنی امت کو قیامت کے دن اور امیدوار ہے ... اور اپنی مہربانی اس پر ہمیشہ زیادہ کر ...... اور اس کی آل پاک پر اور اس کے یاروں خاصوں پر اور اس کی امت کے عالموں پر ... اور اپنے دوستوں پر اور غریبوں عاجزوں پر " (ص ۲)

۲۲۔ مقتضائے حال کے موافق کلام

پہلی مثال " یہودی جو کہتے تھے کہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ملول تھے " ص ۲۲)۔

اس مثال میں یہودیوں کا قول نقل کرتے وقت رسول اللہ کی نسبت صیغۂ واحد استعمال کیا

دوسری مثال حضرتِ ابراہیم کے بچپن کا بیان کرتے ہوئے بھی واحد کا صیغہ ہی استعمال کیا گیا ہے۔ لکھتے ہیں " دیکھا ابراہیم (علیہ السّلام) دو انگلیاں اپنی چوستا ہے "۔

۲۳۔ اِملا کی بعض خصوصیات

(الف) گانوں (ص ۲۹۲) پانوں (۳۹۹) گھانس (ص ۶۲۱ ، ۶۲۲)
(ب) چینٹی (ص ۳۹۶) چھنٹے (ص ۶۱۲) چینوٹنا (ص ۳۹۰) لہاری (ص ۵۶۵)
(ج) لنبا ۔ لنبان (ص ۳۱۸ وغیرہ) کنبل (بجائے کمبل) ص ۲۰۰)
(د) اچنبا ، اچنبے (ص ۲۸۴ ، ۲۳۵)
(ہ) پرواہ (ص ۲۰۵) جھوٹھ (ص ۳۱۰ ، ۱۵۲)
(و) پنھانا (بجائے پہنانا ص ۳۳۰) گڑھنا ۔ بجائے گھڑنا ص ۲۱۳)

(ز) ناپنا (ص ۱۴۹)

(ح) کواریاں (ص ۵۶) پھوکنا (ص ۶۳۶)

۲۴۔ لغات و محاوراتِ قدیم

(الف) پیچھے (بجائے بعد " کافروں کے ذکر کے پیچھے " ص ۴۔ " سو برس پیچھے " ص ۔۔)

مقرّر (" ہم تو مقرّر ہنسی اور مزاح کرتے ہیں " مقرّر وہ گائے زرد ہے " ص ۱۲ " مقرّر آشکارا ہو چکی تھی " ص ۴۳) ۔ جونسا (" اور جونسا میوہ چاہو " ص ۷۔ " اور البتہ جاتا ہے جھوٹ کہنے والوں کو یعنی جون سے جھوٹ کہتے ہیں " ص ۴۱۷)

والّا (والّانہ بمعنی ورنہ " امیدوار ہوں کہ میرے تئیں توفیق اور یاری دیوے والّا " فتنہ اٹھانے والا نہیں ہوتا میں " ص ۴۳۰) ۔ کنپانا (= پھر پھسلا دیا ۔ کنپا دیا ابلیس نے ان دونوں کو = ص ۷) تئیں (" مار ڈالو اپنے تئیں = ص ۹ یہ لفظ بکثرت آیا ہے) سو (= یہ جو پردے میں سنی سو آواز خدائے تعالیٰ ہی کی تھی " ص ۹) ستھرا ۔ ستھری (مفرد لفظ بجائے صاف ستھرا یا صاف ستھری ۔ " پاکیزہ اور ستھری چیزیں " ۔ " حلال پاکیزہ اور ستھری ۔ ص ۲۵) " ناپاک اسے طوافِ نہ کرے تو ستھرا رہے " ص ۲۰)

بدبو (بجائے بدبودار " جب اسے رکھا تو وہ بدبو ہوا " وہ سڑا اور بدبو ہوا " ص ۱۰) بعضنا بعضنا نبی ایک قوم کا بعضنا ایک گاؤں کا بعضنا ۔ ص ۴۲)

بندی بمعنی قید " قیدیوں کو چھڑانا ہے بندی سے " ۔ " قیدیوں کو چھڑانے کو بندی سے مال دیوے " ص ۲۷) اہ پشتی (حمایت " پشتی اور حمایت کر کے " ص)

ہتھ کھنڈا (" اور مت کرو خدا تعالیٰ کے نام کو ہتھ کھنڈا اپنی قسمیں کھانے کا " ص ۳۵) تلک (۴ تک ص ۳۶) جد (ضد کی خرابی " وہ ہے سننے والا خاص قول ان کے کو جو کچھ جد سے اور ہزل سے کہتے ہیں ص ۲۰۴)

نسبت ناتا (ص ۳۵) تقید (" اس کا تقید زیادہ فرمایا ہے " ص ۳۸) " اس واسطے عصر کی نماز کا تقید ہے " ص ۳۸ ۔ " طالوت نے تقید کیا " ۔ خیرات کا تقید ہے " ص ۴۷ " مسلمانوں پر فرض ہے کہ دینداری کا تقید کریں لوگوں پر " ص ۶۳ " حضرت نے ... عبداللہ بن جبیر کو ... تقید کیا کہ ہرگز اس جگہ سے نہ سرکیں " ص ۶۵ " اس کے وارثوں کو تقید ہے " ص ۴۷ ۔ ہوس (بمعنی

شوق " سب ہی ہوس سے تیار ہوئے " ص ۴۱) روشنائی (بمعنی روشنی " اے
اندھیری سے کفر اور گمراہی کی ، طرف روشنائی ایمان کے " ص ۴۳ " روشنائی
آنکھوں کی " ص ۱۱ ، جھڑ جھڑانا (۔ ایک باری وہ گدھا جھڑ جھڑا کر اٹھ کھڑا ہوا "
ص ۴۴) غلولہ (ص ۴۴) بیاج (ص ۴۷) سچ " قرض دینا سچ ہے " ص ۴۷
" جواب سچ میں اچھا دیوے ص ۳۵۶ " سچ میں آزام سے بٹھا دیا " ص ۲۳۱ "
بات ملائم نرمی سے اور سچ میں " ص ۳۲۳) شبورا (فرمایا شبورا کھینچتے ہوئے
جاویں ص ۳۷۶) ساتھ (بمعنی پاس " تھوک اس کا دو شعلۂ جانسوز اس کے
ہوئے اور ساتھ آنحضرت کے نہ پہونچا اوپر اسی کے پھرا " ص ۳۷۸) چمکارا
(بمعنی چمک " چمکارے آفتاب کے " ص ۳۸۰ ۔ " چمکارا اس کا روشن مانند
چشمہ پانی کے دکھلائی دیوے ص ۳۶۸ " چمکارا معرفت کا اوپر سوراخوں حواس
کے پٹے ص ۳۶۷ تحفہ (بمنی عمدہ " جوڑا تحفہ خاصا ستھرا پاکیزہ " ص ۳۸۳ "
ایک تحفہ مکان " ص ۲۴۸ " ۔ لائی تو ایک چیز تحفہ یعنی یہ خوب کام کیا تونے ص
۳۱۴ " محل اونچے رگچ کاری کئے ہوئے ستھرے خاصے تحفہ خالی پڑے ہیں " ص
۳۴۷) گردا گرد (بجائے ارد گرد " سردار اور اشراف اسوقت گردا گرد اس کے
حاضر تھے ص ۳۸۶) روپا (چاندی " ص ۵۳) باد (= ہوا " نابود کیا اس باد
سرد نے " ص ۶۴ ۔ یہ لفظ بکثرت آیا ہے) عمو (" چچا ص ۶۶) درماہہ ("
خدمت کے موافق درماہہ لیوے " ص ۷۵) مواشی (ص ۸۹) کومل (نقب
ص ۹۰) مزاخ (" اور ہنسی اور مزاخ کرنے لگی " ۴۹) ٹھٹھے اور مزاخ طعنہ میں
نہ کریں ص ۵۳۸ " مزاخ کرتے تھے اور بُھجاتے تھے ۔ ص ۵۳۸) لٹکھ والیاں
(ص ۹۹) گوٹیں (گوٹیں اور پانسے " ص ۱۱۲) باسن (ص ۱۱۵) لڑکا پن (۱۱۶)
ٹھیٹھیاں (ص ۱۲۰) کنگھنا (۱۲۱) کھیل اور مشغولی (= لہولعب ص ۱۲۵) بالی
(= بال " بالی جو کی اور گیہوں کی " ص ۱۲۹ ۔ نیز ص ۲۳۹) چھتّا ، غیر چھتّا
(باغوں اور انگوروں کے کو چھتّا کیے گئے اور غیر چھتّا کیے گئے ... " ص ۱۳۵)
تایہ کہ (= تاکہ " تایہ کہ ظاہر کر دے ... ص ۱۴۰) تایہ کہ دکھادے ان دونوں
کو سَتَر انکا ص ۱۴۱) بالا پوش (۱۴۲) چونپ (" اور کافروں کو چونب دلاتی تھی
اوپر انکار لوط کے " ص ۱۴۹) نیان (" ترازو " قوم شعیب کی نے دونیان اور

ترازوئیں بنائی تھیں " ص ۱۳۹) گزراتنا (" وقت اپنا خوش گزراتے ہیں ص ۱۷۶) تو (بمعنی تا " اس واسطے چھری ہر ایک کے ہاتھ میں دی تو گوشت اس سے تراش کر کھاویں " ص ۲۳۵ ۔ " ایک ایک آیت آہستہ آہستہ ٹھہرا ٹھہرا کر پڑھتے تھے تو لوگ اچھی طرح سمجھیں ص ۳۴۸) چلوَن (چلمن ص ۱۴۱ ص ۲۴۳) مانپ (" اناج کی مانپ تول کی گئی ص ۶۱۷) ماپنا (" ماپ لاویں اناج کو ص ۲۴۲ " ۱۷ گھڑلینا (۔ گھڑلینا ص ۲۱۳) الاہنا۔ (ص ۲۵۹ ۰ ۵۲) دیو (=شیطان ص ۲۶۵) بدبو (۔ بدبودار ۰ بدبومٹی " ص ۲۶۵) دو بھاسا (=دو بولیاں سمجھنے اور بولنے والا = پھر دو بھاسے کو بلایا اور یعنی جو شخص دونوں بولیاں سمجھتا تھا اور بولتا تھا اسے بلایا اور اس دوبھا سے نے اس ملک کے رہنے والوں کے مطلب کو کہا اس قوم کی زبان میں " ص ۳۱) چکلی (= چوڑی " پانچ اوپر ساٹھ گز چکلی بنیاد رکھو دی ص ۳۱۰) نرسنگا (ص ۳۱۰) قبیلہ (= بیوی " بی بی آسیہ جو فرعون کی قبیلہ تھیں " ص ۳۲۱ ۔ " اپنی قبیلہ بی بی صفورا کو لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے " ص ۳۲۰) چلمک (= چقماق ص ۳۲۰) استھان (جگہ ص ۳۴۷) نکمّا (بیکار " کنویں نکمّے پڑے ہیں " ص ۳۴۷) یہ نکمّا قصّہ ہے " ص ۶۱۷) کھنکار (ص ۳۶۳) چھُٹانا (= چھُڑانا " عذاب سے چھُٹا دیوے گا " ص ۳۵۰) " جس نے چھُٹایا ہم کو قوم ظالموں کی سے ۔ ص ۳۵۱) بخشانا (= بخشوانا " کوئی بڑا دوست بخشانے والا ایسا نہ ہوگا جس کے بخشانے سے بخشے جاویں ص ۴۹۱) کھجانا (" مزاخ کرتے تھے (۱) اور کھجاتے تھے " ص ۵۳۸) " جو ٹھٹھا اور کھجانا کرتے ہیں " ص ۵۳۸ ۔ " اور کھجانے اور چڑانے کے ناموں سے مت پکارو " ص ۵۳۸) چھپڑکھٹ (ص ۵۵۸) جکوئی (= جو کوئی " اور جکوئی پھرے گا حکم پیغمبر کے سے " ص ۵۰۵ ") چٹی (۔ " پھر ان پر جو چٹی بھاری ہوتی ہے جو تجھ سے بیزار ہوتے ہیں " ص ۵۹۳) مپانے (پیمانے " بعضوں نے دو مپانے بنا رکھے تھے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا لینے کے وقت بڑے مپانے سے مانپ دینے اور دیتے وقت چھوٹے مپانے سے مانپ دیتے تھے " ص ۶۱۷) بیٹھنا (۔ سکوت اختیار کرنا " نمرود بیٹا کنعان کا ۰ بادشاہ تمام روے زمین کا ۰ بابل میں بیٹھا تھا ص ۱۲۶)

(ب) وعدہ دینا (" وعدہ دیا ہم نے موسیٰ کو " ص ۹ " تمھیں وعدہ دیا ہے ص ۳۴۲) جھوٹھ جوڑنا (ص) ہوچکنا (بمعنی ختم ہوچکنا " جب اناج ہوچکا ص ۱۰) شبہہ اٹھانا (" یہودی اس مین شبہہ اٹھاتے تھے کہ اگر یہ قبلہ اصلی ہے تو اتنی مدت کی نماز جو بیت المقدس کی طرف پڑھی تھی ضائع ہوئی ص ۲۲) صف کھینچنا (" طالوت نے جالوت کے سامنے صف کھینچی ص ۳۱) چوکی دینا (پہرہ دینا (" یہودیوں نے ساری رات اس مکان کی چوکی دی " ص ۵۰) بدل کرنا (" یہ قسم اور وہ قول بدل کرتے ہیں تھوڑے سے مول کو ص ۹۰) پھوٹ کرنا (" جنھوں نے زمین میں پھوٹ کی ان ہی کے واسطے عذاب بڑا دوزخ کا " ص ۶۳) پیٹھ دینا (" اگر تم سے لڑیں تو پیٹھ دیویں تمھارے سامنے سے "ص ۶۳) آپڑنا (حملہ کرنا " جو دیکھا کہ درہ خالی ہے ادھر پڑے ۔ ص ۶۶) تبنگی آنا (" رسول کا دل تبنگ ہوا تھا اس کے بدلے تم پر تبنگی آئی " ص ۶۸) خواجہ کرنا (۔ خوجہ کرنا ص ۹۲) نامردی کرنا (" قوم نے سنا نام تو نامردی کرنے لگی اور چاہا کہ پھر الٹے مصر میں جاویں ص ۱۰۳ ") دلیل پکڑنا (۱۲۷) جُدی جُدی (" جُدی جُدی سمجھ پکڑی ہر فرقے نے " ۳۱۴ ۔ ۱۵۱۵) جُدے جُدے (" اور جائیو جُدے جُدے دروازوں سے " ص ۲۴۲) مارکھپانا (= ہلاک کرنا " اور نہیں مار کھپایا ہم نے کسی شہر والوں کو مگر وقت ان کے مار کھپانے کا مقرر تھا " ص ۲۶۳) " شہر کے لوگوں کو مار کھپا دیا ہم نے ص ۳۴۷) نیز ص ۳۱۳ ۔ ۵۹۳) دھمک کر چلنا (۲۹۱) طعنہ مارنا (ص ۲۹۲) کونچیں کاٹنا (۲۶۳) حالت آنا (" انکو ایک حالت آئی اور وہ بات بھول گئے ص ۳۰۸) غم کھانا (ص ۳۱۳) چلمک کو جھاڑنا (" انھیں بہتیرا چلمک کو جھاڑا ہر گز آگ نہ نکلی " ص ۳۲۰) غصّہ کھانا (" غصّہ کھاتے ہوئے افسوس کرتے ہوئے " ص ۳۲۸) مزاقین کرنا (" اور مقرر مزاقین کیں کافروں نے پیغمبروں سے ص ۳۳۶) مخالفت پڑنا (" مخالفت پڑی " ص ۳۶۹) چومیخا کرنا (ص ۵۸۷) من ماننے (من ماننے " اور خوب گناہ من مانتے کر لیویں تب عذاب سے پکڑیں " ص ۵۹۳)

۲۵۔ منفی مُرکّبات

مثالیں بے طاقت " بے سمجھ " بے زوال " بے پرواہ ، بے ڈر ، ناچار ، ناچاری، بے

دیکھے ، بن گوشت اور چمڑے کے "" میوے بے بہار کے "" بغیر بہار کا میوہ "

۲۶۔ کثرتِ مترادفات اور تکرار

" سبح میں آرام سے بٹھا دیا " (ص ۲۳۱) " اور گواہ اور شاہد ہو (ص ۱۴)
" معجزے کھلے ہوئے صریحاً " (ص ۱۹) " پشتی اور حمایت کر کے (ص ۱۹)
" ہلکا اور کم نہ ہوگا ان پر سے عذاب (۱۹) " جو نہیں جانتے پڑھنا یعنی جاہل
" (ص ۱۹) " اور یاد کر یعنی مذکور کر " (ص ۱۹)
" قول کیا یعنی حکم کیا ہم نے (ص ۲۰) " بھاتا ہے اور پسند آتا ہے (ص ۴۵)
ذکر مذکور (ص ۳۱۳) " نئی تازی " (ص ۳۱۲) وغیرہ وغیرہ

۲۷۔ کتبِ معتبرہ کے حوالوں کا اسلوب

(الف) " اور فصول میں لایا کہ .... " (ص ۱۹۸)
" مدارک میں لایا کہ .... " (۱۹۸)
" ینابیع میں لایا کہ .... " (۱۹۹)
" تفسیرِ زاہدی میں لایا کہ .... " (۱۹۹)
" تبیان میں لایا کہ .... " (۲۰۱)
" زاد المسیر میں لایا کہ .... " (ص ۲۲۱) وغیرہ وغیرہ
اکثر حوالے اسی انداز کے ہیں

(ب) " اور عشراتِ حمیدی میں فرمایا ہے ... " (ص ۱۹۸)
" زاد المسیر میں کہتا ہے ... " (ص ۲۰۰)
تبیان میں عباس سے نقل کرتا ہے کہ .... " (ص ۳۶۹)
" اور تفسیر ماوردی میں مسحور کو ساتھ معنی ساحر کے جانتا ہے .... (ص ۳۰۵)

۲۸۔ سجع کی واحد مثال

" امام زاہد نے فرمایا کہ نور سکیے کہنا
و لیکن فارسی میں روشنی نہ چاہئے کہنا ... ص ۳۶۵)

۲۹۔ بعض مخصوص اسالیب

(الف) " نور سکیے کہنا " (ص ۳۶۵)

" سکا تو ان پر صبر کرنا " (ص ۳۰۸)
" نہ سکا تو اوپر اس کے صبر کرنا (ص ۳۰۹)
" ہر وقت نہ سکیں کہ رخصت مانگیں (ص ۳۷۱)
" محبت اور پسند کے لفظ فرمائے ہیں " (ص دہلوی انداز ص ۵۳)
" ڈھونڈھ لاکر ایک مکان میں بند کیا " (ص ۵۰)
" کیا تم نے قول لیا ہے خدا تعالی کے پاس سے " (ص ۵۲)
" اور ایسی نہ لگتے تھے جو یہ کام کریں یعنی بنی اسرائیل نہ چاہتے تھے " (ص ۱۲)

۳۰۔ بعض محاورات

جھاڑا دینا ، منھ کالا کرنا ، تاو پیچ کھانا ، دھوم مچانا ، اسلام لانا ، الٹے پاؤں پھرنا ، راہ دیکھنا ، پیٹھ دینا ، داغ دینا ، دولت اڑانا ، وغیرہ

۳۱۔ مُشکل اردو کا نمونہ

" یہ تعلیق بالحال ہے کہ نہ اونٹ سوئی کے ناکے
میں آوے گا اور نہ کافر بہشت میں جاویں گے " (ص ۱۴۳)

نوٹ :۔ اوپر موضحِ قرآن کے نسخہ مطبوعہ شیخ غلام علی لاہور ۱۹۴۹ء کے صفحات نمبر کے حوالے دیے گئے ہیں۔